اُنتیسواں باب

جاہلیت سے کوئی مصالحت ممکن ہی نہیں

۲۱۱	باغ والوں کے قصہ سے مکہ والوں کو نصیحت
۲۱۲	اس واقعے کا اخلاقی سبق
۲۱۴	اللہ کا حکم آنے تک صبر کیجیے اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جایئے

اُنتیسواں باب

جاہلیت سے کوئی مصالحت ممکن ہی نہیں

پچھلے باب میں ہم نے اُن شدید حالات کا تذکرہ کیا جس سے قریش کے معزز گھرانوں کے ایمان قبول کرنے والے نوجوان دوچار تھے۔ اس سے پہلے ہم اُن مظالم کی تفصیل بھی بیان کر چکے ہیں جن سے معاشرے کے محکوم و مجبور طبقات کے افراد ایمان لانے کے جرم میں ستائے جارہے تھے پچھلی مرتبہ جبریل امین سورہ نوح لے کر تشریف لائے تھے جس میں نبی ﷺ کو نوحؑ کی طرح دیر تک دعوت کے محاذ پر صبر سے کھڑے رہنے کی تلقین تھی وہیں مخالفین کو تنبیہ کی جارہی تھی کہ وہ اس حد تک نہ چلے جائیں جیسا کہ نوحؑ کی قوم چلی گئی تھی اور نوحؑ کی زبان مبارک نے عین نزولِ عذاب کے وقت اپنے رب سے اپنی قوم کے لیے عذابِ مزید و شدید کی دردمندانہ بددعا کی تھی۔ یہ آیات جن حالات میں نازل ہوئیں قارئین اُن کا اندازہ پچھلے دو ابواب میں کر چکے ہیں۔ ان حالات میں سُوۡرَۃُ الۡقَلَم نازل ہوتی ہے، اس کا استدلال اور اس کے تیکھے انداز دیکھیے۔

۵۱: سُوۡرَۃُ الۡقَلَم [۶۸— ۲۹: تَبٰرَكَ الَّذِىۡ]

اس سورۃ کو بعض اہلِ علم بالکل ابتدائی سورتوں میں شمار کرتے ہیں مودودیؒ لکھتے ہیں کہ "اس کے مضمون سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ یہ اس زمانے میں نازل ہوئی تھی جب مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت اچھی خاصی شدت اختیار کر چکی تھی" ظاہر ہے یہ زمانہ پانچویں سال کے وسط سے قبل نہیں آیا۔ ہم نے اِس ہی لیے اِسے یہاں رکھا ہے۔ اپنے مضامین کے اعتبار سے سورۃ پانچ اجزا میں تقسیم کی جاسکتی ہے۔ جن کو درج ذیل عنوانات دیے جاسکتے ہیں

ا. جاہلیت سے کوئی مصالحت نہیں ہوسکتی

۲. جاہلیت کے لیڈروں کی عادات و کردار کا ایک ماڈل

۳. باغ والوں کے قصہ سے مکہ والوں کو نصیحت

۴. جو آج اللہ کو سجدہ کرنے پر آمادہ نہیں کل روزِ قیامت بھی مالک کو سجدہ نہ کر سکیں گے
۵. اے محمدؐ! اللہ کا حکم آنے تک صبر کیجیے اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جایئے

جاہلیت سے کوئی مصالحت نہیں ہو سکتی

سورۃ کا آغاز اس طرح ہوتا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ کفار تم کو دیوانہ کہتے ہیں، حالاں کہ جو کتاب تم پیش کر رہے ہو وہ نہ صرف فنی اعتبار سے بلکہ اعلیٰ مضامین کے اعتبار سے بھی کلامِ الہیٰ ہونے کا ہر ذی عقل کو یقین دلاتی ہے۔ یہ تمھیں پاگل گردانتے ہیں! تم جس اعلیٰ اخلاق کے مالک ہو وہی ان کے اس جھوٹے الزام کی تردید کے لیے کافی ہے۔ جلد ہی وہ وقت آنے والا ہے جب سب جان لیں گے کہ کون پاگل تھا اور کون ہوش مند۔ مخالفین نے تمھارے خلاف ایک اعصابی جنگ برپا کی ہے لہٰذا مخالفت کا جو شور و غوغا تمھارے خلاف مچایا جا رہا ہے اس سے قطعی طور پر نہ دبو۔ دراصل یہ ساری باتیں اس لیے کی جا رہی ہیں کہ تم کسی نہ کسی طرح دب کر ان سے مصالحت کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ سورہ ن ہے، شاہد ہے قرآن کو تحریر کرنے والا قلم اور آیات جو لکھی جا رہی ہیں کہ تم اپنے رب کی مہربانی سے دیوانے نہیں ہو۔ اور بالیقین اس دعوت و تذکیر کے نتیجے میں جو تم نے شروع کی ہے تمھارے لیے کبھی ختم نہ ہونے والا اجر ہے۔ دیوانگی کے اس بھونڈے الزام کے مقابلے میں حقیقت تو یہ ہے کہ تم بہت بلند پایہ اخلاق کے مالک ہو۔ اس کش مکش کے نتیجے میں جلد تم بھی اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ کون پاگل و دیوانہ تھا۔ تمھارا رب اُن لوگوں سے بھی خُوب واقف ہے جو اس کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں اور جو راہِ راست پر ہیں۔ لہٰذا اے محمدؐ، تم کسی طرح سے اِن جھٹلانے والوں کے دباؤ میں نہ آؤ۔ یہ تو چاہتے ہیں کہ کچھ تم اپنی بات میں پیچھے ہٹو اور تھوڑی سی ان کی بات مان لو تو یہ تمھاری مخالفت میں کچھ کمی کریں اور کچھ تمھاری بات بھی مان لیں...... ہر گز اِن کے چکر میں نہ آنا۔.. [مفہوم آیات ۱-۱۰]

جاہلیت کے علم بردار ہر دور میں ایک جیسے ہوتے ہیں، (اُن کی عادات و کردار کا ایک ماڈل)

حق و باطل کی اس جاری کش مکش میں مخاطبین کی آنکھیں کھولنے کے لیے نام لیے بغیر مخالف کیمپ کے ایک نمایاں آدمی کا کردار پیش کیا گیا ہے جسے سننے والے خوب جانتے تھے۔ یہ تمام خصلتیں کسی ایک شخص میں بھی تھیں اور مخالفت میں پیش پیش رہنے والوں کی اکثریت میں اِن میں سے بیشتر خصلتیں پائی جاتی تھیں، ہم ان لوگوں کا نام بنام تذکرہ تیسویں باب میں کریں گے ۔اس کیرکٹر کا حال سن کر اُس وقت لوگوں نے بالکل جان لیا کہ یہ کس کا کچا چٹھا ہے مگر اس کا نام لیے بغیر رہنا ہی بہتر ہے کہ یہ انسانی تاریخ کے تمام ادوار میں اسلام اور اسلامی تحریک کی مخالفت میں پیش پیش رہنے والے لیڈروں کا ایک خاکہ ہے، اور خاکہ وہ بھی اُس ذات کا بنایا ہوا جس نے رحم مادر میں ان کی شکلیں بنائی تھیں۔

نبی ﷺ کی پسندیدہ عادات واطوار [اور ہر دور میں اسلام کے علم برداروں کے باوقار کردار] کے مقابلے میں عقل و سمجھ والے یہ دیکھ سکتے تھے کہ مخالفت میں پیش پیش مکہ کے سرداروں کی عادتیں اور طور طریقے کتنے خراب اور ناپسندیدہ ہیں۔ اقامتِ دین کی جدوجہد میں کرداروں کا یہ فرق ہمیشہ واقع ہونا چاہیے، وہ دن مسلمانوں کی شوکت و عظمت کے لیے موت کا دن ہوتا ہے جب اس کے حامیان اس دنیائے فانی میں شور و غوغا برپا کرنے کے لیے سردارانِ مشرکینِ مکہ کے لیے بیان کردہ خاکے کو اپنے اطوار میں سمو لیتے ہیں اور اخلاق و کردار اور اعلیٰ ظرفی کے اعتبار سے اُن میں اور اُن کے مخالفین میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔ اللہ رب العالمین کا ان دشمنانِ دین و ایمان پر غیظ و غضب دیکھیے کہ کہا گیا کہ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿١٦﴾ جلد ہی ہم اس کی ناک پر مہر لگائیں گے یعنی اس کے تکبر کو خاک میں ملا دیں گے اور دیکھنے والی آنکھوں نے ان کم نصیبوں کی سر بریدہ لاشوں کو بدر کے دن کنویں میں جمع دیکھا، اللہ کا وعدہ حق ہوتا ہے۔

> ایسے کسی دو ٹکے کے آدمی سے ہرگز نہ دبو[۷۳] جو بات بات پر قسمیں کھانے والا ہے، طعنے دینا اور چغلیاں کھانا جس کا وطیرہ ہے۔ دیکھو تو بھلا، یہ بھلائی سے روکتا ہے اور ظلم و ناانصافی میں حد سے

۷۳ یہ صاحبِ خلقِ عظیم کے مقابلے میں کسی خاص شخص کا نہیں، بلکہ مکہ کی پوری قیادت کا کردار بیان ہوا ہے جس کا مظاہرہ اسلام اور پیغمبر اسلام کی مخالفت میں وہ شب و روز کر رہے تھے اس کے قرائن بالکل واضح ہیں۔

گزر جانے والا بدکار و جفاکار، اور اوپر سے مزے کی بات یہ کہ اِن سب عیوب کے ساتھ بد اصل [زنا کی اولاد] ہے، اکڑتا اِس لیے ہے کہ مال و دولت اور اولاد ملی ہے۔ جب قرآن کی آیات اُس کو سُنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ تو پرانے زمانوں کے قصّے اور افسانے ہیں۔ لوگ دیکھ لیں گے کہ جلد ہی ہم اِس بڑی ناک والے [اکڑی دکھانے اور تکبر کرنے والے] کی کاٹ دیں گے [۷۴]۔ ....[مفہوم آیات ۱۱-۱۶]

باغ والوں کے قصہ سے مکہ والوں کو نصیحت

اِن کا کچا چٹھا کھولنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اگلی آیات میں مکہ کے لوگوں کو سمجھانے کے لیے تین بھائیوں کا قصّہ بیان کیا ہے جو ایک پھل دار باغ کے مالک تھے۔ جنھوں نے اللہ سے نعمت پا کر اُس کی ناشکری کی اور ان میں سے منجھلا بھائی جو زیادہ متقی و پرہیز گار تھا، اُس کی نصیحت نہ مانی، آخر کار وہ باغ کی نعمت کو گنوا بیٹھے اُن کی آنکھیں اس وقت کھلیں جب ان کا سب کچھ برباد ہو چکا تھا۔ اس مثال سے مکہ والوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تمھارے درمیان موجودگی اور اُن کا بھلائی کی طرف بلانا تمھارے لیے ایک ویسی ہی آزمائش بن گیا ہے جس میں وہ باغ والے تھے۔ اب سوچ لو اگر نبی ﷺ کی بات نہ مانی تو دنیا میں بھی عذاب کا شکار ہو گے اور وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ آخرت کا عذاب تو دنیا کے عذاب سے بھی زیادہ بڑا ہے، کاش تمھیں عقل آئے!

ہم نے اِن مکّہ والوں کو اُسی طرح ایک آزمائش میں ڈال دیا ہے جس طرح ایک باغ کے مالکان [تین بھائیوں] کو آزمائش میں ڈالا تھا، جب اُنھوں نے قسم کھائی کہ صبح سویرے ضرور اپنے باغ کے پھلوں کی فصل توڑیں گے اور انھوں نے قسمتوں کے مالک اللہ کے اختیار و قدرت کو اپنے قول میں کوئی جگہ نہ دی [یعنی اِن شاءاللہ نہ کہا]۔ اُن کی اس حرکت پر اللہ کی ناراضگی ہوئی، رات کو وہ سوئے ہوئے تھے کہ تمھارے رب کی طرف سے ایک برباد کر دینے والی طوفانی بلا اُس باغ پر پھر گئی اور باغ کا تو ایسا حال کر گئی جیسے کٹی اور مسلی ہوئی فصل پڑی ہو۔ صبح اُنھوں نے ایک دوسرے کو یہ کہہ کر اُٹھایا کہ اگر پھل توڑنے ہیں تو ذرا جلدی سویرے ہی اپنے باغ کی طرف چل نکلو۔ چناں چہ وہ نکلے اور آپس میں چُپکے چُپکے

---

۷۴ مودودیؒ نے سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾ کا بجا طور پر ترجمہ کیا ہے کہ جلد اس کی سونڈ پر داغ لگائیں گے۔

کہتے جاتے تھے کہ آج کوئی غریب مسکین ہمارے باغ میں پھٹکنے بھی نہ پائے۔ وہ فصل میں سے کچھ بھی خیر خیرات نہ کرنے کا فیصلہ کیے ہوئے صبح سویرے جلدی جلدی اس طرح وہاں پہنچے کہ جیسے وہ پھل توڑ سکتے ہیں اور کوئی دوسری طاقت ایسی نہیں جو تمام معاملات کو ہینڈل کرتی ہو۔ مگر جب باغ پر نظر پڑی تو کہنے لگے کیا ہم راستہ بھول گئے کہ کہیں اور آنکلے؟ پھر جان کر کہ برباد ہو چکے ہیں بولے اصل بات یہ ہے کہ ہم کھو بیٹھے جو کچھ پایا تھا۔ اُن میں جو سب سے بہتر آدمی تھا وہ بولا کہ میں نے تو پہلے ہی تم سے کہا تھا کہ تم پھل بخشنے والے کی پاکی کیوں بیان نہیں کرتے؟ وہ پکار اُٹھے پاک ہے ہمارا رب، واقعی ہم گناہ گار تھے۔ پھر وہ تینوں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے۔ آخر کار جب انھیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تو اُنھوں نے اپنے رب کی جناب میں یوں گزارش کی کہ ہائے ہماری بربادی، بے شک ہم سرکش ہو گئے تھے۔ ہم توبہ [یعنی اپنے رب کی طرف رجوع] کرتے ہیں[۷۵]۔ اور وہ اپنے رب سے پُر امید ہوئے کہ اُس کے لیے کیا مشکل کہ وہ ہمیں بدلے میں اِس سے بہتر باغ عطا فرما دے۔

اے اہلِ مکہ، جان لو ایسا ہوتا ہے اسی دنیا میں اللہ کا عذاب۔ اور رہا آخرت کا عذاب تو وہ تو اِس سے کہیں بڑا ہے، کاش تم جانتے۔.................................. [مفہوم آیات ۱۷-۳۳]

اس واقعے کا اخلاقی سبق

جو آج اللہ کو سجدہ کرنے پر آمادہ نہیں کل روزِ قیامت بھی مالک کو سجدہ نہ کر سکیں گے

باغ والوں کا قصہ محمد ﷺ کے انکاری مخاطبین کو دنیاوی اور اُخروی دونوں عذابوں کا خوف دلاتا اور ساتھ ہی یہ بھی کہ اگر محمد ﷺ کے حلقے میں آنے کے لیے توبہ کی روش اختیار کر لیں تو آج جو شان و شوکت [گویا کہ ایک باغ] قریش کو حاصل ہے اُس سے بھی بہتر حاصل ہو سکتی ہے، یہی وہ بات تھی جو رسول اللہ ﷺ مستقل طور پر سردارانِ قریش سے کہہ رہے تھے کہ اگر تم اس دین کو قبول کر لو، صرف ایک کلمے کا اقرار کر لو تو عرب و عجم تمھارے قدموں میں ہوں گے اور اللہ تمھاری شان بڑھا دے گا۔ اب اگلی آیات میں مزید اُن کو سمجھایا جا رہا ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ اُٹھائے

۷۵ یہ اسی طرح کی توبہ ہے جو فرعون نے موجوں کی لپیٹ میں آجانے کے بعد کی تھی۔ قرآن نے واضح کر دیا ہے کہ اس طرح کی توبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں درخورِ اعتنا نہیں ٹھیرتی۔

جانے پر آخرت کی کامیابی صرف اور صرف اُن لوگوں کے لیے ہے جنھوں نے دنیاوی زندگی اللہ سے ڈرتے ہوئے اللہ کی فرماں برداری میں بسر کی ہوگی۔ یہ بات عقل کے خلاف ہے کہ فرماں برداروں اور مجرموں کا ایک ہی جیسا انجام ہو۔ اُن کا یہ خیال خام ہے کہ اس دنیا میں سرداری اور مال و دولت سے نوازے گئے ہیں تو آخرت میں بھی لازماً اِن پر انعام و اکرام ہوں، اگلی آیات کا مفہوم دیکھیے:

یقیناً اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے اُن کے رب کے پاس نعمت کے باغ ہیں۔ کیا ہم فرماں برداروں اور مجرموں کا انجام ایک سا کر دیں؟ تم کو کیسی غلط بات سوجھتی ہے، تم کیسی الٹی بات کرتے ہو! کیا تمھارے پاس کوئی مستند دستاویز Authanticated Document ہے جس میں تم یہ لکھا دیکھتے ہو کہ تمھارے لیے ضرور وہاں وہ چیزیں ہیں جو تمھیں پسند ہیں؟ یا پھر ہمارے اور تمھارے درمیان روزِ قیامت تک کے لیے کوئی معاہدہِ رضامندی StandingMemorandum of Under ہے جس کے تحت ہم پابند ہیں کہ تمھیں وہی کچھ دیں جس کا تم مطالبہ کرو؟ اِن سے پوچھو تم میں سے کون اِس کا گواہ اور ضامن ہے؟ کیا اِن کے ٹھہرائے ہوئے کچھ شریک ضامن ہیں؟ اگر یہ بات ہے تو بلائیں اپنے شریکوں کو کہ آئیں اور گواہی دیں اور ہم سے تمھارا یہ حق دِلوا کر دکھائیں!

جب آخرت کا بھونچال آئے گا، اور کہا جائے گا کہ لوگ اپنے خالق و مالک کے آگے سجدہ ریز ہو جائیں تو یہ کم نصیب لوگ سجدہ تک نہ کر سکیں گے، اِن کی نگاہیں شرم سے جھکی ہوں گی، ذِلّت اِن پر طاری ہوگی۔ یہ جب صحیح و سالم تھے اُس وقت بھی تو انھیں سجدے کے لیے بلایا جاتا تھا، تو کیوں اُس وقت ٹس سے مس نہ ہوتے تھے! پس اے محمد ﷺ، تم قرآن کی تکذیب کرنے والوں کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دو۔ ہم ایسے راستے سے اِن کو بتدریج تباہی کی طرف لے جائیں گے کہ اِن کو اندازہ بھی نہ ہوگا۔ میں اِن کو ڈھیل دے رہا ہوں، میری تدبیر بڑی زبردست ہے۔

اس دعوت کو سن کر ان کی پریشانی کا عالم دیدنی ہے کیا تم اس دعوت و تبلیغ پر اِن سے کوئی اجرت مانگ رہے ہو کہ یہ تاوان کے بوجھ تلے دبے جا رہے ہوں ﴿أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ﴿٤٦﴾﴾ کیا اِن کے پاس غیب کا علم ہے کہ آخرت میں بھی یہی سرخرو ہوں گے اور جسے یہ لکھ رہے ہوں؟..[مفہوم آیات ۳۴-۴۷]

اللہ کا حکم آنے تک صبر کیجیے اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جایئے

بات اپنے اختتام کو پہنچ رہی ہے اور محمد ﷺ کو ہدایت فرمائی جارہی ہے کہ اس کش مکش میں صبر کا دامن نہ چھوٹنے پائے، اللہ کا فیصلہ آنے تک جو بھی مشکلات و مصائب اس دین کی اشاعت میں آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو پیش آئیں ان کو کامیابی کی امید اور خوش دلی کے ساتھ سہہ لیا جائے کیوں کہ بے صبری نے تو یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ میں پہنچادیا تھا۔

پس اے نبی ﷺ اس جاں گسل کش مکش میں اپنے مالک کا فیصلہ آنے تک صبر کریں اور اپنی قوم کے معاملے میں مچھلی والے یونسؑ کی طرح نہ ہو جائیں جیسا کہ اس نے بے صبری دکھائی تھی اور اپنی قوم کو چھوڑ کر چلا گیا تو پانی میں ڈوبا اور مچھلی نے اُسے زندہ نگل لیا، تب اُس نے غم سے بھری آواز سے مچھلی کے پیٹ میں پکارا، اگر اس کے رب کا فضل اُس پر نہ ہوتا تو وہ اپنی اس عجلت کے نتیجے میں تو دھتکارا ہوا چٹیل میدان ہی میں پڑا رہ جاتا جہاں مچھلی نے اُسے اگل دیا تھا، لیکن وہ پلٹا تو اُس کے رب نے دعا سن لی اور اُسے اپنے پسندیدہ لوگوں میں شمار کر کے صالح بندوں میں شامل کر لیا۔

تمھاری دعوت کے انکاری مخالفین جب یہ ناصحانہ کلام یعنی قرآن سُنتے ہیں تو تمھیں ایسی نظروں سے گھورتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے تمھیں اس مشن سے ہٹادیں گے، اور تم کو کہتے ہیں کہ یہ ضرور مجنون ہے، حالاں کہ یہ کلام پاک تو ساری دنیا کے لیے ایک نصیحت ہے۔ ....

.... [مفہوم آیات ۴۸-۵۲]

☆☆☆☆☆